23 اکتوبر 2023ء

اسٹیٹ بینک نے پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ جاری کر دی

بینک دولت پاکستان نے پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 23-2022ء آج جاری کر دی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی معیشت کو مالی سال 23ء کے دوران متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، طویل عرصے سے جاری ساختی کمزوریوں نے رسد سے متعلق پے در پے غیر متوقع نوعیت کے ملکی اور عالمی دھچکوں کے اثرات کو بڑھا چڑھا دیا۔ ملک کی میکرو اکنامک صورتِ حال روس یوکرین تنازع، اجناس کی بڑھی ہوئی عالمی قیمتوں، اور غیر منصوبہ جاتی مالیاتی توسیع کے تناظر میں مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی سے ہی بگڑنا شروع ہوگئی تھی۔ مالی سال 23ء کے دوران صورتِ حال سیلاب، آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت پروگرام کے 9ویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر، ملک میں مسلسل غیر یقینی حالات، اور سخت ہوتی ہوئی عالمی مالی صورتِ حال کی بنا پر بدتر ہوگئی۔

بالخصوص مون سون کے تباہ کن سیلاب نے معاشی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا، مہنگائی کے دباؤ کو مزید بڑھایا، بیرونی کھاتے پر دباؤ میں اضافہ کیا اور امدادی کوششوں پر اٹھنے والے اخراجات کی بنا پر مالیاتی عدم توازن کو بڑھایا۔ اسی طرح غیر یقینی عالمی اقتصادی اور مالی صورتِ حال، اجناس کی کم ہونے کے باوجود تاحال بلند عالمی قیمتوں، قرض کی واپسی کی زائد رقم اور بیرونی رقوم کی پست آمد نے معیشت کے متعدد شعبوں پر اثرات ڈالے۔

مذکورہ پیش رفت کے مشترکہ اثرات نے مالی سال 23ء میں پاکستان کی میکرو اکنامک کارکردگی کو کافی کمزور کر دیا۔ حقیقی جی ڈی پی کی نمو مالی سال 52ء کے بعد تیسری پست ترین سطح پر آگئی، جبکہ اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں اگرچہ خاصی کمی واقع ہوئی، تاہم بیرونی رقوم کی محدود آمد نے بیرونی کھاتے پر دباؤ برقرار رکھا جو اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں کمی پر منتج ہوا۔ اسی طرح، سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ، توانائی کے شعبے میں بھاری زراعانت کا تسلسل اور ہدف سے کم ٹیکسوں کی وصولی گذشتہ کئی برسوں کے ناپائیدار مالیاتی پالیسی موقف کی عکاس تھی، جس کی وجہ سے مالی سال 23ء میں مالیاتی یکجائی منصوبے سے کم ہوسکی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کی معاشی کارکردگی مستقل برقرار ساختی مسائل کو حل کرنے کی اہمیت اجاگر کرتی ہے، کیونکہ یہ مسائل ملک کے میکرو اکنامک استحکام کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ ان مسائل میں سے اوّلین مسئلہ ناکافی اور سست رفتار ٹیکس پالیسی اصلاحات ہیں جنہوں نے مالی وسائل کو محدود کر دیا ہے، حتیٰ کہ یہ وسائل جاری اخراجات بھی پورے کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ دوسری جانب، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی ناقص کارکردگی مالیاتی وسائل پر مسلسل بوجھ ہے، اور ان کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے گنجائش سکڑ گئی ہے حالانکہ ترقیاتی اخراجات معیشت کی پیداواری استعداد بڑھانے کے لیے ضروری ہیں۔ طبعی اور انسانی وسائل کے علاوہ تحقیق اور ترقی پر بھی سرمایہ کاری نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ٹیکنالوجی پر منحصر مینوفیکچرنگ کی استعداد ٹھٹھر کر رہ گئی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ قدرِ اضافی والی برآمدات کا معیار بڑھایا نہیں جاسکا ہے۔ نیز، فصلوں کی یافت منجمد ہے، اور غذائی سپلائی چین (food supply chain) کی تشکیل اور غذائی منڈی کے نقائص دور کرنے پر عدم توجہ کا نتیجہ درآمدی غذائی اجناس پر مسلسل انحصار کی صورت میں نکل رہا ہے۔ یہ رجحانات کرنٹ اکاؤنٹ کے توازن کی ناپائیداری کو ظاہر کرتے ہیں، جس نے رسد کے عالمی دھچکوں کے مقابلے میں ملک کی زدپذیری (vulnerability) میں اضافہ کر دیا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس صورتِ حال کا تقاضا ہے کہ مختلف شعبوں کے عدم توازن کو دور کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحات کا آغاز کیا جائے تاکہ اقتصادی نمو اور ترقی کے لیے درکار وسائل کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ بالخصوص ٹیکس پالیسی کی اصلاحات کی رفتار تیز کرنا اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں میں نظم و نسق سے متعلق اصلاحات پر تیزی سے عمل درآمد ضروری ہے تاکہ انسانی اور طبعی سرمائے میں سرکاری سرمایہ کاری کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا کی جاسکے۔ مزید برآں، برآمدی شعبوں میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی معاونت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حوصلہ افزائی کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح درآمدات پر انحصار کو کم کرنے

اور قیمتوں میں استحکام لانے کے لیے زرعی شعبے میں اصلاحات درکار ہیں۔ ان اصلاحات کو تیز کرنے کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ بلند سطح کی اور پائیدار اقتصادی ترقی کا حصول ممکن بنایا جائے تاکہ لیبر مارکیٹ میں آنے والے نئے افراد کی جگہ بن سکے، سماجی فلاح و بہبود میں بہتری آئے اور ملک میں عام معیار زندگی کو بلند کیا جائے۔

اس تناظر میں، اہم میکرو اکنامک متغیرات (variables)، مارکیٹوں، کاروباری اداروں اور انفرادی فلاح و بہبود سے متعلق حقائق پر مبنی معلومات کی دستیابی ثبوت پر مبنی پالیسی سازی کے اہم اجزا ہیں۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے قومی شماریاتی نظام (این ایس ایس) کی صورتِ حال کو ہموار کرنے کی ضرورت پر ایک خصوصی باب شامل کیا گیا ہے اور قومی شماریاتی نظام میں اصلاحات کے لیے کچھ تجاویز کی پیش کی گئی ہیں۔

رپورٹ میں یہ بات اجاگر کی گئی ہے کہ پاکستان کی معاشی صورتحال میں بہتری کی چند ابتدائی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ مالی سال 23ء کے ختم ہوتے ہوتے پاکستان آئی ایم ایف سے اسٹینڈ بائی انتظام کی مد میں 3.0 ارب ڈالر حاصل کرنے میں کامیاب رہا، جس سے بیرونی شعبے کو مستقبل قریب کے خطرات کم کرنے میں مدد ملی۔ بلند تعدّد کے اظہاریے (high frequency indicators) جولائی 2023ء سے اشارہ دے رہے ہیں کہ معاشی سرگرمیاں پست ترین سطح پر پہنچ چکی ہیں۔ اب جبکہ ترجیحی درآمدات سے متعلق ہدایات واپس لی جاچکی ہیں اور زرِ مبادلہ کی صورتِ حال میں بتدریج بہتری آرہی ہے، رسدی زنجیر (سپلائی چین) کی صورت حال میں کسی حد تک بہتری آنے اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے ساتھ ساتھ برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں، کپاس اور چاول کی پیداوار میں متوقع بحالی سے مالی سال 24ء کے دوران زرعی نمو میں مدد ملے گی۔ ان حالات پر غور کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کو مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 2 سے 3 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔

زری سختی اور سکڑاؤ کے دیگر اقدامات کے تاخیری اثرات سے ملکی طلب قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ نیز، اہم فصلوں کی پیداوار اور درآمدات میں ممکنہ اضافے کی وجہ سے رسد کی صورت حال میں بہتری کے امکانات ہیں جس سے مالی سال 24ء کے دوران مہنگائی کم ہو کر 20.0 سے 22.0 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔ عالمی اور ملکی نمو کے امکانات تھوڑے بہت بہتر ہونے کی وجہ سے اشیا اور خدمات کی برآمدات سے زرمبادلہ کی آمدنی بڑھنے کی توقع ہے۔ اگرچہ درآمدات کے حجم میں اضافے کا امکان ہے، تاہم مالی سال 24ء کے دوران اجناس کی کم قیمتیں درآمدی بل میں بڑے اضافے کو روک سکتی ہیں۔ ان عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کا اندازہ ہے کہ مالی سال 24ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے 0.5 سے 1.5 فیصد تک رہے گا۔

مکمل رپورٹ اس لنک پر دستیاب ہے:

https://www.sbp.org.pk/reports/annual/aarFY23/Annual-index-urd-23.htm

****